Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

بدم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵ / ۳۰	۲۷ رجب ۱۳۹۶ھ ٭ ۲۹ وفاء ۱۳۵۵ ٭ ۲۹ جولائی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۷۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل بخار ہو گیا اور اعصابی بے چینی اور ضعف بھی بہت رہا

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم برادرم عبدالوہاب خان صاحب لاہور حال جھنگ صدر کا چھوٹا لڑکا دس یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے نیز مقصود احمد ابن میاں محمود احمد صاحب بشیر ٹرک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اور اب زیرِ علاج ہیں۔

احباب جماعت سے ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصراللہ خاں ناصر مربی سلسلہ احمدیہ جھنگ صدر)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی عزیزہ فرحانہ نے فضلِ عمر ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کے امتحان میں ۷۶۶ نمبر حاصل کر کے نہ صرف ربوہ کے تمام سکولوں میں بلکہ ضلع جھنگ میں لڑکیوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور میری دوسری بیٹی عزیزہ رضوانہ نے ایف۔ایس سی پری میڈیکل کے امتحان میں لاہور بورڈ سے تمام طالبات میں سوم رہ کر شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئینِ کرام سے انکی دینی و دنیوی کامرانی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشریٰ بشیر پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

سالانہ تربیتی کلاس
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۸ ر اگست ۱۹۷۶ء بروز اتوار صبح ۷½ بجے تا دوپہر ایک بجے تک مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں منعقد ہوگی جس میں متعدد علمائے سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔ حاضری میں اوّل اور دوم آنے والی مجالس کو خاص انعامات دیئے جائیں گے۔ بیرون لاہور سے تشریف لانے والے دوستوں کیلئے طعام کا انتظام ہوگا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کی تلاش میں استقلال سے کام لیتا ہے وہ ضرور اس کو پالیتا ہے

چاہیئے کہ انسان پہلے خدا کی ہستی اور پھر اس کی صفات کی واقفیت حاصل کر کے یقین کے مرتبہ پر پہنچے

"اسلام ہے کیا؟ اسلام کا تو نام ہی اللہ تعالیٰ نے فطرت اللہ رکھا ہے۔ فطرتی مذہب اسلام ہی ہے مگر ان باتوں کی حقیقت کب کھلتی ہے؟ جب انسان صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ کسی پاک صحبت میں رہے۔ ثابت قدمی میں بڑی برکتیں ہوتی ہیں۔ شہد ہی کی مکھی کو دیکھو کہ جب وہ ثابت قدمی اور محنت کے ساتھ اپنے کام میں لگتی ہے تو شہد جیسی نفیس اور کار آمد شے تیار کر لیتی ہے اسی طرح پر جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اس کو پالیتا ہے نہ صرف پالیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ ہمارا مذہب جو روحانی علوم کے مبتدی کے لئے ہونا چاہیئے یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی، پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جائے تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفاتِ کاملہ پر اس کو اطلاع مل جائے گی اور اس کی روح اندر سے بول اُٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا کو پالیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کر لے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے۔"

(الحکم ۲۴ ر مارچ ۱۹۰۳ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ماہ وفا ۱۳۵۵ھ
۲۹ جولائی ۱۹۷۶ء

قضاء و قدر کا مسئلہ اور اسلام

اسلام کے جن مسائل کو سمجھنے میں دُنیا نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور غلط فہمیوں میں مبتلا ہوئی ہے ان میں سے ایک قضاء و قدر کا مسئلہ بھی ہے۔ اغیار تو خیر اغیار ہیں افسوس کا مقام یہ ہے کہ خود اُمّتِ مُسلمہ سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ بھی اس بارے میں افراط و تفریط میں مُبتلا ہوگئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان میں سے ایک طبقہ دُعاؤں کی قبولیت پر ایمان سے محروم ہو کر دُنیوی اسباب و تدابیر کو ہی سب کچھ سمجھنے لگا۔ اور دُوسرا طبقہ اس مسئلہ کو غلط رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے قُوّتِ عملیہ سے ہی محروم ہوگیا۔ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ گیا اور یہ سمجھنے لگا کہ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ خود بخود ہمیں مل جائے گا۔ یہ دونوں طبقے ماضی میں اسلام کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان کا موجب بنے۔ اوّل الذکر طبقہ دُعا پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے دہریت کی طرف جُھک گیا۔ وہ اسلام کی ایک بہت بڑی نعمت یعنی قبولیتِ دُعا پر زندہ ایمان لانے سے بے بہرہ محروم ہوکر اسباب پرستی میں مبتلا ہوگئے۔ اور اس طرح عملاً انہوں نے اُس خدا کا دامن چھوڑ دیا جس سے وابستگی ہی حقیقۃً تمام برکات و افضال کا سرچشمہ ہے۔ اور ثانی الذکر طبقہ اپنی بے عملی اور توکّل کا غلط مفہوم سمجھنے کے باعث تدابیر اور جدوجہد کی اس دُنیا میں ترقی کی دَوڑ میں دُوسری اقوام سے پیچھے رہ گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان ان خدائی برکات سے بھی محروم رہ گئے جو ایمان باللہ اور دُعاؤں کے طفیل حاصل ہوتی ہیں اور تقدیر کے مفہوم کو غلط سمجھنے کی وجہ سے دُنیوی اعتبار سے بھی ترقی کی دَوڑ میں اقوامِ عالم سے پیچھے رہ گئے۔

اِس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں دیگر بہت سے اسلامی مسائل کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرکے صحیح اسلامی نظریات کو پیش کیا وہاں آپ نے مسئلہ تقدیر کے متعلق بھی اپنی نکات و معرفت سے پُر تصانیف میں نہایت عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی اور بتایا کہ قضاء و قدر کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ کیا ہے اور اس پر ایمان لانے سے ہم کس طرح رُوحانی انعامات و برکات کو اور انکے ساتھ ہی دُنیوی نعماء کو بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے قرآنِ مجید کی روشنی میں بتایا کہ :-

"ایک طرف دُعا ہے دُوسری طرف قضاء و قدر۔ خدا نے ہر ایک کے لئے اپنے رنگ میں اوقات مقرر کر دیئے ہیں۔ ... مومن کو ان دونوں مقامات کا پُورا علم ہونا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد سوم)

حضور علیہ السلام نے اِس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا :-

"تقدیر کے معنے صرف اندازہ کرنا ہے جیسے اللہ جلشانہ، فرماتا ہے وخلق کل شیءٍ فقدرہٗ تقدیراً یعنی ہر ایک چیز کو پیدا کیا تو پھر اس کے لئے ایک مقرر اندازہ ٹھہرا دیا۔ اِس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے روکا گیا ہے بلکہ وہ اختیارات بھی اسی اندازہ میں آگئے۔ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور انسانی خُو کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا اور اس میں یہ مقرر کیا کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ تقدیر کے لفظ کو ایسے طور پر سمجھا جائے کہ گویا انسان اپنے خداداد قوٰی سے محروم رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اِس جگہ ایک گھڑی کی مثال ٹھیک آتی ہے کہ گھڑی بنانے والا جس حد تک اس کا دَور مقرر کرتا ہے، اُس حد سے وہ زیادہ نہیں چل سکتی۔ یہی انسان کی مثال ہے کہ جو قوٰی اُس کو دیئے گئے ہیں ان سے زیادہ وہ کچھ کر نہیں سکتا۔"

(جنگ مقدس صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۲)

اِس حوالہ میں حضور نے بتایا ہے کہ انسان کو ایک حد کے اندر با اختیار بنایا گیا ہے۔ لہٰذا اس حد کے اندر اگر وہ صحیح رنگ میں اپنے قوٰی اور اختیارات کو استعمال کریگا تو خدائی قوانین کے ماتحت وہ دینی اور دُنیوی حسنات کا مالک بنے گا، اور ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور اگر وُہ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرے گا تو خدا کے ازلی قانون کے ماتحت وہ اُس کی مُضرّت سے بھی بچ نہ سکے گا۔ چنانچہ حضور اِس کی ایک مثال دیتے ہُوئے فرماتے ہیں :-

"جس وقت ہم کسی کوٹھڑی کے چاروں طرف سے دروازے بند کر دیں گے تو یہ ہمارا فعل ہوگا جو ہم نے کیا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر یہ اثر مترتب ہوگا کہ ہماری کوٹھڑی میں اندھیرا ہو جائے گا اور اندھیرا کرنا خدا کا فعل ہے جو قدیم سے اُس کے قانون قدرت میں مندرج ہے۔"

(کتاب البریہ ص۲۴۷)

لیکن ایک محدود میدان میں انسان کو اختیارات دینے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کوئی کام نہیں کر رہی اور دُعا کے ذریعے ہم کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے، کیونکہ جیسا کہ حضور نے تحریر فرمایا ہے :-

"انسان تقدیر الٰہی کے ماتحت ہے۔ اگر خدا کا ارادہ انسان کے ارادہ کے مطابق نہ ہو تو انسان ہزار جدوجہد کرے اپنے ارادہ کو پُورا نہیں کر سکتا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۲)

"قضاء و قدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ دُعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ جب مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو دُعا ضرور اثر کرتی ہے۔"

ایک اور جگہ حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا :-

"قرآن شریف دہریوں کی طرح تمام امور کو اسباب طبعیہ تک محدود رکھنا نہیں چاہتا بلکہ خالص توحید پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے دُعا کی حقیقت کو نہیں سمجھا اور نہ قضاء و قدر کے تعلقات کو جو دُعا کے ساتھ ہیں تدبّر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ جو لوگ دُعا سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے لئے راہ کھول دیتا ہے دعا کو رد نہیں کرتا۔ ایک طرف دُعا ہے دوسری طرف قضاء و قدر۔ خدا نے ہر ایک کے لئے اپنے رنگ میں اوقات مقرر کر دیئے ہیں۔"

احبابِ جماعت کو بالخصوص احمدی نوجوانوں کو قضاء و قدر کے متعلّق صحیح اسلامی نظریہ کا ضرور علم ہونا چاہیئے۔ اور اِس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے، اسے بغور مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ اِس زمانہ میں دینی اور دُنیوی ترقی کا اِس مسئلہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے متعدد خطبات میں اِس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ :-

"قضاء و قدر کا جو مسئلہ اسلام پیش کرتا ہے وہ انسان کو صاحبِ اختیار بنانے کا مسئلہ ہے۔ وہ انسان کو ایک دائرہ کے اندر آزاد رکھنے کا مسئلہ ہے۔ وہ انسان کی دینی و دُنیوی ترقیات کی راہیں کھولنے کا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ اتنا عظیم ہے کہ دُنیا کا کوئی مذہب اس کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا۔ ... خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ مقدر نہیں کیا کہ تم گناہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ مقدر کیا ہے کہ چاہو تو گناہ کرو، چاہو تو نیکیاں کرو۔ ... اور جب تم اپنے اختیار سے نیکیاں کروگے تو خدا تعالیٰ دوڑتا ہوا آئے گا اور تمہیں اپنے دامنِ رحمت میں لپیٹ لے گا۔ ورنہ تم خود ذمہ دار ہو۔ ... پس اپنی اس آزادی اور اِس اختیار کی قدر و قیمت کو پہچانو جو خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر اور قضاء و قدر میں تمہارے لئے مہیا کیا ہے۔"

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سواحیلی زبان کی ترقی میں جماعت احمدیہ کا کردار

مکرم مولانا محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ

یہ مقالہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ سہ روزہ "سیمینار مشرقی افریقہ" میں آخری روز یعنی ۲۵ فروری کو پڑھا گیا۔

براعظم افریقہ کے مشرقی ساحل سے عرب تجار کا تعلق بہت قدیمی ہے ساتویں صدی عیسوی سے ان کی آمد و رفت مسلسل رہی ہے۔ عربوں اور افریقیوں کے باہم اختلاط سے جو زبان معرض وجود میں آئی اسے سواحیلی (SWAHILI) کہتے ہیں۔ افریقہ کی مشہور اور قدیمی زبان بنٹو (BANTU) ہے جس کی بہت سی شاخیں افریقہ کے مختلف حصوں میں متداول ہیں۔ عرب تاجر جب افریقہ کے مشرقی ساحل پر پہنچے تو وہاں افریقی زبانیں رائج تھیں۔ ہر قبیلہ اپنی زبان بولتا اور اس سے محبت رکھتا تھا۔ ان میں سے کوئی زبان بھی بین القبائلی افہام و تفہیم کے قابل نہیں تھی۔ عربوں میں سے بعض لوگ ساحلی علاقوں میں آباد ہو گئے انہوں نے افریقی عورتوں سے شادیاں کیں اور ایک نئی نسل وجود میں آئی اس نئی نسل کے ساتھ ساتھ ایک نئی زبان بھی پروان چڑھی جسے مختلف افریقی قبائل باہم گفتگو کے لئے استعمال کرتے تھے اور افریقی ساحل پر آنے والے غیر ملکی بھی اس سے استفادہ کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ اصل افریقی زبان میں مل جل گئے اور اب یہ الفاظ اپنی بگڑی ہوئی شکل میں اس زبان کا پچاس فی صد سمجھے جاتے ہیں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس زبان کا اصل مرکز زنجبار، ٹانگانیکا اور کینیا کے ساحلی علاقے ہیں۔ جہاں کے لوگ بچپن سے اسی کو سیکھتے اور بولتے ہیں اور اس کے سوا ان کی کوئی اور زبان نہیں ہے لیکن اندرون ملک بہت سی دوسری زبانیں ہیں۔ جو مختلف قبائل کی مادری زبانوں کی حیثیت رکھتی ہیں اور سواحیلی زبان انہیں بھی اسی طرح سیکھنی پڑتی ہے جس طرح غیر ملکی لوگوں کو۔ عرب اقتدار کے زمانہ میں سواحیلی زبان عربی رسم الخط میں لکھی جانے لگی اور باہم خط و کتابت میں اسے ہی استعمال کیا جاتا تھا بعد میں پرتگیزی اور جرمن اقوام نے اس زبان کی ترقی کے لئے چنداں کوشش نہیں کی اور ان کی زبانوں کے الفاظ سواحیلی میں بالکل قلیل ہیں برطانوی استعمار کا رویہ ان سے بالکل مختلف تھا۔ وہ ان علاقوں میں مستقل طور پر آباد ہونا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے سارے ماحول کو سازگار بنانے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ ملکی ترقی اور تجارت کے فروغ کے لئے انہوں نے ریل سڑکیں اور پل تعمیر کئے۔ نئے شہر آباد کئے۔ ان میں ڈاک، تار اور ٹیلی مواصلات کا نظام قائم کیا اور سواحیلی زبان کی تجدید کی۔ عربی رسم الخط کی بجائے رومن الفاظ کو رائج کیا۔ پادریوں نے سواحیلی کی لغات انگریزی میں مدون کیں اور انجیل کا ترجمہ اس زبان میں کیا۔ لندن کی چرچ مشنری سوسائٹی نے ۱۸۴۴ء میں اپنے مراکز مختلف شہروں اور دیہات میں قائم کئے اور عیسائیت کی ترویج و اشاعت کے لئے مشن سکولوں میں انگریزی زبان کے ساتھ ساتھ سواحیلی زبان سکھانے کا انتظام کیا۔ انگریزی عہد حکومت میں اسے دوسری سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ انگریزی انتظامیہ کے افسران کے لئے اس کا سیکھنا ضروری تھا اور اسے سیکھنے کے بعد ان کی تنخواہ میں اضافہ کیا جاتا تھا رفتہ رفتہ انگریزی زبان کے بہت سے الفاظ سواحیلی میں شامل ہو گئے۔ سکولوں میں اسے رائج کرنے کے لئے متعدد انگریزی الفاظ کو ڈھال کر نصاب کی کتب میں شامل کیا گیا۔ نیم سرکاری اخبارات جو سواحیلی میں شائع ہوتے تھے انگریزی الفاظ کو اپنانے میں نمایاں کردار ادا کرتے تھے۔ . . . . لیکن خدا تعالیٰ کو منظور نہیں تھا کہ برطانوی اقتدار اس براعظم میں اپنے پاؤں زیادہ دیر تک جمائے رکھے اس کا کام صرف اس قدر تھا کہ وہ افریقہ کو آمد و رفت اور رہائش کے قابل بنا کر خود رخصت ہو جائے تاکہ مسیح محمدی کے غلام اس میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی داغ بیل آسانی سے ڈال سکیں۔ برطانوی اقتدار کے قیام پر ایک صدی بھی نہیں گذری تھی کہ افریقی عوام میں یکایک بیداری پیدا ہوئی اور انہوں نے بڑی سرعت سے غیر ملکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا۔ مشرقی ساحل کے ممالک ۱۹۶۱ء سے آزاد ہونا شروع ہوئے اور آزادی حاصل کرتے ہی انہوں نے سواحیلی زبان کو بین المملکتی زبان قرار دے دیا۔

مشرقی افریقہ میں زنجبار، ٹانگانیکا، کینیا اور یوگنڈا کے علاقے شامل ہیں آزادی حاصل کرنے کے بعد زنجبار اور ٹانگانیکا نے باہم سیاسی اتحاد قائم کر کے دونوں ملکوں کا نام تنزانیا رکھ دیا ہے کینیا اور یوگنڈا نے بھی سواحیلی کی فضیلت تسلیم کر کے اس کی ترویج کا فیصلہ کیا ان تینوں آزاد ملکوں میں قبائلی زبانیں بھی موجود ہیں لیکن ان کی اکثریت صرف بولنے کے لئے مستعمل ہے ان زبانوں میں تحریر یا تصنیف کا کام نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ انگریزی اقتدار کے زمانہ میں قبائلی زبانوں کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی تھی آزادی کے بعد یہ رو مدھم پڑ گئی ہے اور مشرقی افریقہ کے ملکوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے سواحیلی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ تنزانیہ نے سواحیلی زبان کی توسیع، نئے الفاظ کی تلاش، اصطلاحات کی ایجاد اور علمی سائنسی امور کی تشریح کے لئے قریب ترین الفاظ مہیا کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کی ہوئی ہے جو محنت اور تندہی سے کام کر رہی ہے۔ ہمسایہ ممالک بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ مشرقی، وسطی اور جنوبی افریقہ کے سات کروڑ افریقی باشندے باہمی روابط کو مضبوط کرنے کے لئے اسی زبان کو اپنا لیں گے۔ گذشتہ سال غانا میں افریقی ممالک کے نمائندگان کا مشترکہ اجلاس ہوا تھا۔ انہوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ سواحیلی کو سارے براعظم میں رواج دیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے سرکاری مدارس میں سواحیلی کی تعلیم دینے سواحیلی میں کتب و رسائل شائع کرنے اور اس زبان کے فروغ کو عام کرنے کی سفارش کی ہے۔ عنقریب ان ممالک کے نمائندگان پھر جمع ہو کر مزید قدم اٹھانے کی سفارشات کریں گے تاکہ غیریت اور دوئی کو دور کیا جائے اور براعظم افریقہ کی ساری قومیں ایک ہی زبان میں اظہار خیال کر سکیں۔ اگر یہ تجاویز عملی جامہ پہن سکیں تو سواحیلی زبان کا حلقہ بہت وسیع ہو جائے گا۔ اور اس کی اہمیت بھی نمایاں طور پر بڑھ جائے گی

جماعت احمدیہ کی خدمات کا جائزہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام حضور کی زندگی ہی میں انیسویں صدی عیسوی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں مشرقی افریقہ کے تمام ملکوں میں پہنچ گئے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی انہوں نے اپنے آپ کو جماعتی صورت میں منظم کر کے تبلیغ و اشاعت کا کام شروع کر دیا تھا۔ ان کا دائرہ عمل زیادہ تر ہندوستانی لوگ تھے کیونکہ انہیں مقامی زبانوں سے بہت معمولی واقفیت تھی۔ افریقی لوگوں میں روحانی اور دینی شعور ابھی تک بیدار بھی نہیں ہو پایا تھا۔ اسلئے جماعت کے احباب اور بزرگ زیادہ تر اپنے ہموطنوں میں مصروف عمل رہے اور ان میں انہوں نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ملکی لوگوں میں کام اس وقت شروع ہوا جب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو مرکز کی طرف سے ۱۹۳۴ء میں مبلغ بنا کر مشرقی افریقہ بھجوایا گیا۔ شروع شروع میں وہ عربی میں تقریر یا گفتگو کرتے جسے ملکی لوگ ترجمہ کر کے سامعین تک پہنچاتے لیکن بہت جلد آپ نے سواحیلی زبان میں دسترس پیدا کر لی اور ترجمان کی چنداں ضرورت نہ رہی۔ جو لوگ جماعت میں داخل ہوتے ان کی تربیت کے لئے سواحیلی زبان میں لٹریچر درکار تھا۔ اس کے لئے آپ نے کشتی نوح کا انتخاب کیا۔ دوستوں کی امداد اور تعاون سے اس کو سواحیلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سواحیلی نظم و نثر میں جماعت احمدیہ کی کوشش اور سواحیلی زبان کی مقبولیت کے حلقہ کی ہر دم توسیع اس امر کی شاہد ہے کہ براعظم افریقہ کا مستقبل جماعت احمدیہ اور سواحیلی زبان سے وابستہ ہے۔ جامعہ احمدیہ کے بعض شوق رکھنے والے طلبہ اور فارغ التحصیل علماء اگر اسے سیکھنے کی کوشش کریں تو اسے بڑی آسانی سے بول سکتے ہیں۔ چونکہ انہیں عربی میں خاص مہارت ہوتی ہے اس لئے انہیں سواحیلی میں بھی بہت جلد مہارت ہو جائیگی اور وقت آنے پر وہ اس میں مفید اضافے بھی کر سکیں گے۔ بعض متعصب عیسائی سواحیلی زبان کی تطہیر کے بہانہ سے اس میں سے عربی الفاظ نکالنے کی کوشش میں ہیں اس کی روک تھام کے لئے ہمارے علماء کو سواحیلی سیکھ کر عربی الفاظ برقرار رکھنے کیلئے جدوجہد کرنی چاہیئے بلکہ اس میں مزید عربی الفاظ داخل کرنے چاہئیں۔ سواحیلی زبان کے اصول منضبط اور سادہ ہیں اور اس زبان میں نئے الفاظ سمو لینے کی قابلیت موجود ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہے۔ ہمارا اصل مقصد تو عربی زبان کو ساری دنیا میں رائج کرنا ہے اور جامعہ احمدیہ سے نکلنے والے علماء کو ایک طویل المیعاد منصوبہ کے طور پر اسے اپنے ذہنوں میں رکھنا چاہیئے لیکن جب تک وہ وقت نہیں آتا دوسری ایسی زبانیں جن میں عربی الفاظ کی کثرت ہے یا ان میں عربی الفاظ شامل کئے جا سکتے ہیں سیکھنی چاہئیں تا کہ عربی الفاظ کا ذخیرہ بولی جانے والی زبانوں میں بڑھتا رہے۔ اردو زبان میں بھی یہ قابلیت موجود ہے اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بہت سی کتب تصنیف فرمائیں اور عربی الفاظ بکثرت استعمال فرمائے ہیں۔ ان سب زبانوں کو سیکھنے کا مآل اور انجام یہی ہونا چاہیئے کہ بالآخر عربی زبان ہر جگہ استعمال ہو اور جس نقطہ سے یہ دائرہ شروع ہوا تھا آخر کار اسی پر جا کر ختم ہو۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ٭

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۵۳

میں آفتاب احمد خان ولد عبد الغفار خان صاحب قوم افغان بنگش پیشہ تجارت۔ عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ آفتاب احمد خان ولد عبد الغفار خان صاحب منشی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ۔
گواہ شد۔ بشارت احمد خان ولد برکت علی خان صاحب مرحوم ۱۵/۵ دار الرحمت وسطی ربوہ۔
گواہ شد۔ لطیف احمد طاہر وصیت ۲۱۵۷۲ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۴

میں محمد الیاس منیر ولد محمد اسماعیل صاحب منیر قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۳۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد الیاس منیر ۲۸ تحریک جدید ربوہ۔
گواہ شد۔ غلام باری سیف وصیت ۱۰۸۳۱ ربوہ۔
گواہ شد۔ مسعود احمد وصیت ۱۱۶۱۰ کوارٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۵

میں فتح بی بی بیوہ مستری خیر دین صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۲۲/۵۰ روپے
۲۔ نقدی مبلغ ۔/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فتح بی بی بیوہ مستری خیر دین صاحب مرحوم دار الیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ مستری محمد اکبر ولد خیر دین صاحب مرحوم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۶

میں سعیدہ بیگم زوجہ عبد القادر صاحب قوم کھوکھر۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولے ۱۱ ماشے مالیتی ۔/۲۹۵۰ روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

بطور ثواب ۔/۲ روپے ماہانہ چندہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سعیدہ بیگم زوجہ عبد القادر صاحب آف گوجرانوالہ ۱۱ C.M.O روڈ جہلم۔
گواہ شد۔ عبد القادر (خاوند موصیہ) وصیت ۵۶۷۱ جہلم۔
گواہ شد۔ عبد الحلیم وصیت ۲۱۳۵۰ جہلم۔

مسل نمبر ۲۲۶۵۷

میں آمنہ صدیقہ بنت چوہدری نبی بخش صاحب مرحوم۔ قوم الراعی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان جس میں میرا حصہ بقدر مالیتی ۔/۱۶۶۶ روپے
۲۔ زرعی اراضی واقع ٹھٹھی ملتان رقبہ ۱ ۳/۴ ایکڑ ۔/۸۰۰۰ روپے
۳۔ زیور طلائی وزنی ۱۱ تولہ ۹ ماشہ مالیتی ۔/۵۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ صدیقہ بنت نبی بخش صاحب مرحوم۔ ۵۷۳ انصار گلی ساہیوال۔
گواہ شد۔ محمد طفیل وصیت ۱۳۱۵۳ ساہیوال۔
گواہ شد۔ عطاء الرحمن وصیت ۶۹۰۳ ساہیوال۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

اور معجزۃ الدلائل کتاب کو سواحیلی زبان کا جامہ پہنا کر عوام و خواص میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عیسائی پراپیگنڈا کا جواب دینے کے لئے سلسلہ مضامین شروع کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جو اہم پمفلٹ شائع ہوا اس کا نام MAPENZI YA MWENYEZI MUNGU یعنی محبت الٰہی تھا۔ یہ پمفلٹ درحقیقت ہمارے سواحیلی ماہنامہ کا آغاز تھا جو اسی نام سے اب تک ماہ بماہ شائع ہو کر مشرقی افریقہ کے سارے ملکوں میں اشاعت اسلام کا کام کر رہا ہے۔ ایک اور بنیادی کام جو آپ نے کیا وہ قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کا آغاز تھا۔ آپ کو ابتداء ہی سے اس امر کا احساس تھا کہ کلام الٰہی کو ملکی زبان میں پیش کئے بغیر اسلام کا پیغام پورے طور پر اہل وطن کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکے گا۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے ذرائع اور وسائل کی کمیابی کے باوجود سواحیلی زبان میں اسلام کی ترجمانی کا کام بڑی عمدگی سے کیا۔ نماز کی کتاب اور اسلامی اخلاق آپ کی ابتدائی کتب میں سے ہیں جو مسلمانوں میں بہت مقبول ہوئیں۔ افریقی مسلمانوں میں جوں جوں مدرسی تعلیم ترقی کرتا گیا ہمارے لٹریچر سے وہ اسی قدر زیادہ تعداد میں استفادہ کرنے کے قابل ہوتے گئے آٹھ نو سال تک آپ اکیلے کام کرتے رہے بعد میں مزید مبلغین آپ کے ساتھ کام کرنے کے لئے مرکز کی طرف سے بھجوائے گئے۔ سب نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق سواحیلی زبان سیکھی اور اشاعت لٹریچر میں مدد کی۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کے بارہ میں سواحیلی میں کتابچے شائع ہوئے۔ محترم الحاج حکیم فضل الرحمان صاحب مرحوم مبلغ افریقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر انگریزی زبان میں ایک مختصر کتاب شائع کی تھی جسے مغربی افریقہ کے مدارس میں نصاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا اس کا ترجمہ سواحیلی میں شائع کیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک مفصل اور مبسوط مضمون "اسلام اور غلامی" کے موضوع پر انگریزی میں شائع ہوا تھا اسے بھی سواحیلی میں ترجمہ کروا کر شائع کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تقسیم فلسطین کے موقع پر صیہونی عزائم کو طشت از بام کرنے اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو متحد ہو کر کام کرنے کی دعوت دینے کے لئے ایک روح پرور مضمون لکھا تھا۔ اس کا ترجمہ محترم مولانا صاحب موصوف نے اردو سے سواحیلی میں کر کے سارے مشرقی افریقہ میں تقسیم کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" سواحیلی میں طبع کرایا۔ مشرقی افریقہ کے مسلمانوں میں میلاد النبیؐ کے اجتماعات منعقد کرنے کا بہت شوق ہے۔ ان اجتماعات میں عموماً وہ غیر مستند روایات لوگوں کے گوش گذار کرتے ہیں اور اس بابرکت اجتماع کو لہو و لعب اور غیر اسلامی حرکات کے لئے استعمال کرتے ہیں اس موقع پر استعمال کے لئے ایک کتابچہ "تحفہ میلاد" کے نام سے سواحیلی میں کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے صحیح واقعات اور اسلامی تعلیمات موثر انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریر "احمدیت کا پیغام" کا سواحیلی ترجمہ شائع کیا گیا۔ بعد میں ایک غلطی کا ازالہ اور اسلام اور دیگر مذاہب" کا سواحیلی ترجمہ طبع ہوا اور علم نجوم کے بارہ میں سواحیلی میں ایک کتاب لکھی گئی۔

قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت احمدیت کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ترجمہ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔ طباعت سے قبل ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے ایک بورڈ بنایا گیا جس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے علاوہ محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم اور خاکسار شامل تھے ترجمہ کو ہر لحاظ سے اپ ٹو ڈیٹ اور معیاری بنایا گیا اور بہت سے ضروری تفسیری نوٹ لکھے گئے۔ برادرم امری عبیدی صاحب نے انگریزی ترجمۃ القرآن سے مفید نوٹوں کا ترجمہ کیا۔ خاکسار نے متعدد جدید نوٹ لکھے اور عیسائی لٹریچر میں جس قدر اعتراض قرآن مجید اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات پر کئے گئے تھے ان کا شافی اور مدلل جواب شامل کیا گیا اس سے پہلے سارا مسودہ حکومت کی تشکیل کردہ انٹر ٹیریٹوریل لینگوئج کمیٹی (INTER TERRITORIAL LANGUAGE COMMITTEE) کو تنقید و جرح کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ کمیٹی نے اسے پسند کیا اور مناسب مشورے دئے۔ قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کی طباعت لاریب سواحیلی زبان کی بے نظیر خدمت ہے جس سے اس کے وقار۔ احادیث اور ذخیرہ الفاظ میں گرانقدر اضافہ ہوا ہے۔ مشرقی کے مذہبی اور علمی حلقوں میں اس نادر ترجمہ کو بڑے احترام سے قبول کیا گیا۔ پہلے صرف بائیبل کا سواحیلی ترجمہ علمی شاہکار کے طور پر پیش کیا جاتا تھا۔ اب اس سے بھی بہتر کتاب اپنے سارے علمی خزانوں کے ساتھ منظر عام پر آ گئی جس نے ہر خاص و عام کی آنکھیں اپنی چکا چوند سے خیرہ کر دیں۔

سواحیلی ماہنامہ اخبار کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ کم و بیش بیس سال تک خاکسار کو اس کی ادارت کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اس عرصہ میں سینکڑوں مضامین مذہبی اخلاقی روحانی اور اقتصادی مسائل پر سپرد قلم کرنے کی توفیق پائی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ زبان کے لحاظ سے بھی اس ماہنامہ کا معیار بہت بلند رہا ہے اور عام قارئین ہمیں سمجھتے تھے کہ اس کی ادارت ملکی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس ماہنامہ نے اشاعت اسلام اور کسر صلیب کے علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد بالخصوص نوجوان طبقہ کی تربیت کے میدان میں خاص خدمات سرانجام دی ہیں۔ عام جماعتی لٹریچر اور اس ماہنامہ کے مطالعہ کے نتیجہ میں اب ایسی نسل تیار ہو گئی ہے جو سواحیلی زبان میں تمام اہم موضوعات پر اظہار خیال کر سکتی ہے۔ ان کے مضامین خطوط اور اشعار اس ماہنامہ کی زینت بنتے ہیں اور عوام میں مقبول اور ان کی دلچسپی کا باعث ہیں۔ یہ امر بہت خوشکن ہے کہ پاکستانی کے ساتھ ساتھ اب ملکی لوگوں کی اہل قلم جماعت پیدا ہو گئی ہے جو علم۔ ادب شعر کی سرپرستی کر سکتی ہے۔ مرحوم شیخ امری عبیدی صاحب نے سواحیلی نظم و نثر میں اپنا لوہا منوا لیا تھا۔ ان کی سواحیلی کتاب "دیوان امری اور اصول شاعری" بلند علمی طبقہ میں خاص شہرت رکھتی ہے اور ماہر فن شعراء بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں مرحوم نے سواحیلی ترجمۃ القرآن پر کئے جانے والے اعتراضات کے رد میں ایک کتاب تصنیف فرمائی جو ادبی اعتبار سے بھی بلند پایہ رکھتی ہے۔ مرحوم نے نہایت اچھوتے انداز میں عربی اور فارسی اشعار کو سواحیلی بیان میں سمویا ہے اور سواحیلی ادب کی بے نظیر خدمت کی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کو سواحیلی نظم میں منتقل کرنے میں بھی آپ نے بڑی مہارت اور قادر الکلامی کا ثبوت دیا ہے۔ تنزانیہ کے ایک دوست رشیدی بکاری کریہ صاحب نے "مسائل ثلاثہ" کے عنوان سے سواحیلی زبان میں وفات مسیح اجرائے نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک کتاب تصنیف کی ہے جو بڑی دلچسپی سے پڑھی جاتی ہے۔ ایک امریکن پادری مسٹر اول مارٹن نے اپنے ایک غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ اس کتاب کی اہمیت کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ اس کا مصنف ایک افریقی احمدی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مقامی لوگوں میں بھی اب ایسا طبقہ ابھر رہا ہے جو سواحیلی زبان میں تصنیف کا کام تسلی بخش طور پر کر سکتا ہے۔ مرحوم امری عبیدی صاحب کے عزیزوں اور شاگردوں میں سے ایک نوجوان مسٹر حمیدی جبر دوزی مبیا تا صاحب ہیں جو دارالسلام میں رہتے ہیں اور اچھے صاحب قلم اور شاعر ہیں۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ضخیم تالیف "دعوۃ الامیر" کا سواحیلی میں ترجمہ کیا ہے۔ خاکسار نے اس کی نظر ثانی کی ہے اور مرکز میں اس کی طباعت مکمل ہو چکی ہے۔ تنزانیہ کے چند اور نوجوان بھی ترجمہ اور تصنیف کے میدان میں اپنے جوہر دکھا رہے ہیں اور ادب و شعر کی بھی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ہماری جماعت میں قریباً دو درجن شعراء سواحیلی نظمیں لکھتے ہیں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ شعر اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت اور اس کا عطیہ ہیں اور جب شاعر کو پاکیزہ ماحول اور بلند پایہ خیالات میسر آ جائیں تو وہ ملک کا ممتاز خادم اور شعر و سخن کا بے مثل سرپرست بن جاتا ہے۔ ہمارے پاکستانی مبلغین میں سے مکرم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق سواحیلی نظمیں لکھتے ہیں اور اسمیں انہوں نے مہارت اور پختگی پیدا کر لی ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض طویل اردو نظموں کو سواحیلی نظم میں منتقل کرنے کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور سواحیلی ادب میں مفید اضافہ کر رہے ہیں ملک کے نامور ادیب اور شعراء ہماری جماعت کے کام کے مداح اور اس کی خدمات کے معترف ہیں مرحوم شعبان رابرٹ اور مٹھیاس مینمپا اور کئی دیگر۔ یہ سواحیلی کے ملک الشعراء مانے گئے ہیں جماعت کے پیش کردہ لٹریچر سے متاثر اور اسے احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک سنی اور دوسرے عیسائی ہیں تاہم ان کے تعلقات جماعت کے مبلغین اور افراد سے دوستانہ بلکہ برادرانہ رہے ہیں اور وہ جماعت کے بارہ میں ہمیشہ اچھے خیالات پھیلاتے رہے ہیں مرحوم شیخ امری عبیدی صاحب تنزانیہ کی مجلس شعراء کے سرپرست اور روح رواں تھے اور لمبے عرصہ تک اس مجلس کے اجتماعات احمدیہ دارالسلام میں منعقد ہوتے رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کا شائع شدہ لٹریچر

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلہ کی شائع شدہ کتب کا مطالعہ کرتا رہے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائے تا ان کو سلسلہ کی تاریخ کا علم ہو اور اللہ تعالےٰ کے بے شمار احسانات جو جماعتِ احمدیہ پر ہوئے ہیں اُن کا تذکرہ پڑھ کر ایمان میں زیادتی ہو۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ شائع کی ہے جو تین جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد ختم ہو گئی ہے، دوسری اور تیسری جلد موجود ہے۔ ہر احمدی گھرانہ میں یہ جلدیں موجود ہونی چاہئیں تا عورتیں اور بچیاں پڑھیں اور انہیں اپنی بزرگ خواتین کی قربانیوں کا علم ہو اور وہ بھی اس رنگ کی قربانیاں پیش کر سکیں۔

اس وقت لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے:۔

۱۔ الازھار لذوات الخمار۔ حضرت مصلح موعودؓ کی عورتوں میں تقاریر کا مجموعہ ہے اور بیش قیمت نصائح کا نچوڑ۔

۲۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم۔ جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱۲ روپے۔ اب تھوڑی تعداد میں رہ گئی ہے۔

۳۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم۔ جو ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۲ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱۵ روپے۔

۴۔ مجلّہ (اردو)۔ پچاس سالہ جشن کے موقعہ پر یادگار کے طور پر شائع کیا۔ لجنہ کو متعارف کرانے کے لئے بہترین تحفہ۔ قیمت سات روپے۔

۵۔ لجنہ سپلیکس (انگریزی)۔ یہ بھی پچاس سالہ جشن کے موقعہ پر انگریزی میں شائع کیا گیا۔ انگریزی دان طبقہ کو لجنہ سے متعارف کرانے کا بہترین ذریعہ۔ سات روپے۔

۶۔ رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم۔ عاجزہ کی تصنیف ہے تفصیل سے رسومات پر روشنی ڈال کر بتایا گیا ہے کہ یہ بدعتیں ہیں اور ان کو نہیں کرنا چاہیئے۔ قیمت صرف پچاس پیسے۔

ہر احمدی گھرانہ جائزہ لے کہ ان کے گھروں میں یہ کتب موجود ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو ضرور منگوائیں اور اس بات کی نگرانی کریں کہ مستورات اور بچیاں ان کتب کو پڑھیں۔

ان کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی مندرجہ ذیل کتب موجود ہیں:۔

I - Ahmady Muslims.

جماعت احمدیہ کی مختصر لیکن مکمل تاریخ پر مشتمل ہے۔

II - The Path of Faith.

راہِ ایمان کا انگریزی ترجمہ۔

III - Status of women.

عورتوں سے متعلق احادیث پر مشتمل ہے۔ "مقامات النساء" کا انگریزی ترجمہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

محترمہ بشریٰ سعید اللہ صاحبہ۔ بہادر آباد کراچی نے "الفضل" کی قابلِ قدر مالی اعانت فرمائی ہے۔ وہ اپنے والد محترم سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم و مغفور آف حیدر آباد دکن کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا کرتی ہیں۔

جملہ قارئینِ الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو اپنے خاص فضلوں کا مورد بنائے اور ہر طرح کی پریشانیوں سے بچاتے ہوئے اپنی حفاظت میں رکھے نیز اُن کے والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

پروگرام سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام درج ذیل مقامات پر تربیتی کلاسز منعقد ہوں گی۔

ان کلاسز میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید، محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ اور محترم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شرکت فرمائیں گے۔

پروگرام تربیتی کلاسز

گھٹیالیاں	مورخہ ۳۰ رجولائی	صبح ۹ بجے تا ۱۵-۴ شام
بدوملہی	” ”	بعد نماز مغرب ۸ بجے تا ۱۱ بجے رات
”	۳۱ رجولائی	صبح ۳-۳۰ تا ۵-۴ صبح
چونڈہ	” ”	صبح ۹ تا ۱۵-۴ شام
سیالکوٹ	” یکم اگست	صبح ۹½ بجے

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان

چندہ جات کے چیکس، ڈرافٹس، بنک بیلنس وغیرہ بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ بذریعہ "رجسٹرڈ رسیدی" بھجوائے جائیں تاکہ ضائع ہونے کا شبہ ہی نہ رہے۔ (ناظر بیت المال آمد)

ضرورت ہے

ایک سند یافتہ یونانی حکیم جو مرکبات بنانے اور مفردات سے متعلق پوری واقفیت رکھتا ہو، کی ضرورت ہے۔

مقامی امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ تشریف لائیں۔ معاوضہ حسب لیاقت معقول دیا جائے گا۔

مینیجر دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۲۴۱

هو الشافی

دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (ماسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور دانت درد کا مفصل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیور ایو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴